مختصر سوانح حضرت مرزا صاحب مرحوم

آپ لنالہ رجل من ابناءِ فارس کی ماتحت سمرقندی الاصل ہیں۔ برلاس مشہور قوم مغل کے مورث اعلے میرزا ہادی بیگ نے دسوین صدی ہجری کے قریب خراسان سے نکل کر پنجاب کی راہ لی یہان ایک بستی کی بنیاد رکھی جس کا نام اسلامپور قاضی ماجہی تہا۔ اور یہ قاضی۔ قادی۔ کدعہ جواہر الاسرار ص ۵۶ کی حدیث یخرج المہدی من قریتہ یقال لہا کدعہ کو پورا کرنے والا ہوا۔

سال پیدائش قریباً ۱۲۵۰ ہجری ہے۔ باپ کا نام میرزا غلام مرتضےٰ صاحب۔ آپ ۱۷۔۱۸ سال کی عمر تک بعض رسمی کتابیں مختلف استادون سے پڑہیں۔ والد کے اصرار سے چند سال سیالکوٹ مین ملازمت بہی کی۔ تمام لوگ ان ایام مین آپکے اعلے اخلاق۔ دیانت۔ امانت۔ تقوےٰ و طہارت صادق وامین ہونے کے مقر ہین۔ وقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ۔

ملازمت خلاف طبیعت تہی۔ چہوڑ دی۔ والد بزرگوار کو خط لکہا کہ دنیا روزے چند عاقبت کار با خداوند۔ مین چاہتا ہون کہ دین کی خدمت کرون (اصل خط موجود ہے)

سب سے پہلا الہام والسماء والطارق جسمین آپ کو اپنے والد کی وفات کی خبر اور الیس اللہ بکاف عبدہٗ مین آپ کی آیندہ زندگی کی نسبت ایک اعجاز نما خوشکن وعدہ تہا۔ آپ نے سنہ ۱۸۸۰ء و ۸۲ مین براہین احمدیہ لکہی جس کے دلائل توڑنے پر

دس ہزار کا انعام مقرر کیا اور اسی مین شائع کیا۔ کہ اس گاؤن مین دور دور سے لوگ آئین گے۔ اور تحفے لائین گے اور مجہسے ایک اسلامی منتقی جماعت دی جاوے گی۔ چنانچہ باوجود سخت مخالفتون کے ایسا ہی ہوا۔ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو بیعت کا اشتہار دیا۔ پہر ظاہر فرمایا کہ مین وہ مسیح موعود و مہدی مسعود ہون۔

علامات قرب قیامت۔ ذوالسنین ستارہ۔ رمضان مین کسوف وخسوف۔ زلازل۔ قحط۔ طاعون۔ صدی کا سرا۔ اونٹ کا بیکار ہونا۔ دریاؤن سے نہرین۔ باہمی ملاقات کے ذرائع بڑہ گئے۔ خود آپ کا حلیہ مطابق حدیث تہا۔ روشن پیشانی۔ بلند ناک۔ دو زرد چادرین یعنی دو بیماریان ایک سر کی ایک ذیابیطس۔ عیسائیون۔ آریون سے مباحثے ہوئے۔ عبد اللہ آتہم و لیکہرام مطابق پیشگوئی مارے گئے جو آپ کی اہانت کرتا تہا ذلیل ہوا۔ جس نے مباہلہ کیا ہلاک ہوا جلسہ اعظم مذاہب مین آپ کا مضمون سب مذاہب کے مضامین پر غالب رہا۔ ولیظہر علے الدین کلہ۔ ۲۶۔ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو ۳ سال قبل الوصیت کی تحریر کے مطابق کامیاب ہو کر وفات پائی۔ آپنے اپنی تمام جائداد تمام آمد دین کی راہ مین لگا دی اور جانشین کے لئے اولاد کا ایما نہ کیا۔ بلکہ خدا پر چہوڑا۔ اور خدا نے اپنے فضل سے ویسا ہی خلیفہ عطا کیا۔ جو ہے نور الدین ایدہ اللہ تعالیٰ

ڈائری

یکم جون سنہ ۱۹۱۰ء

قرآن مجید کو محکم پکڑو۔ تم اس کے ذریعے ہر میدان مین ہر مقابلہ مین فتح پاؤ گے۔ ایک شخص نے

چند علوم کی تعریفین اور ان کے متعلق تمام اعتراضات یاد کر رکھے تہے اور وہ اکثر علماء کو علماء مجلسون مین دق کیا کرتا تہا۔ ایک دفعہ مجہسے پوچہا کہ پیر ومرشد حکمت کی تعریف کرو۔ مین نے کہا چند اخلاق فاضلہ جن مین خدا کی تعظیم اور شفقت علیٰ خلق اللہ ہو۔ وہ حکمت ہے سن کر حیران رہ گیا۔ کہا ثبوت؟ مین نے کہا خدا تعالیٰ نبی اسرائیل مین چند ایسے امور کا ذکر فرما کر اخیر مین فرماتا ہے۔ ذلک مما اوحی الیک ربک من الحکمۃ۔ چپ ہی رہ گیا۔

۲۔ مین نے حضرت صاحب سے پوچہا کہ آپکے مشرب مین وصول الی اللہ کا جو طریق ہے اس مین کوئی مجاہدہ ہے۔ تو مین اسے کرنا چاہتا ہون۔

فرمایا۔ عیسائیون کے مقابل مین کتاب لکھو۔ اس کے بعد خدا کے فضل نے اسباب بہم پہونچائے۔ ایک پادری نے مجہے کئی سوالات لکہہ کر دئے اور دوسری جانب مجہے رئیس پونچہ کا علاج کرنے کے لئے جانا پڑا۔ جہان بہت فرصت تہی۔ مین نے فصل الخطاب لکہی اور اسکی طبع کا سامان بہی ہو گیا۔

مین نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور بعض اعتراض ایسے ہوتے ہین کہ ان کے لئے بغیر اس کے چارہ نہین۔ یا تو اس اعتراض کا ذکر ہی نہ کیا جاوے۔ یا الزامی جواب دیا جاوے۔ کیونکہ تحقیقی جواب مشکل ہے۔

فرمایا جو بات آپ نہین مانتے یا اس کے ماننے مین شرح صدر نہیں وہ دوسرون کو ماننے پر مجبور کرنا ایک قسم کا ظلم نہین تو اور کیا ہے (یہ بات منجملہ ان باتون کے ہے جن سے حضرت صاحب پر میرا

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر۔ و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق صاحب چہپ کر شائع ہوا)

عقیدہ بڑھ گیا ۔ میں نے کہا ۔ اللہ قربان جاؤں حضرت کے ۔ یہ شخص وہی بات کہتا ہے جس کا دل یقین پور الیقین رکھتا ہے ۔ پھر مجھے فرمایا کہ جو ایسی باتیں ہوں اس کو خوشخط لکھ کر دیوار پر لٹکا دیں اور پیش نظر رکھیں اور دعا مانگتے رہیں ۔ انشاء اللہ وہ مشکل حل ہو جاوے گا ۔ میں نے دل پر ہی ایسی باتوں کو لکھ لیا ۔ پھر خدا کے فضل سے سب حل ہو گئیں ۔

چنانچہ محکم و متشابہ کے معنے ہی مجھ پر خوب کھلے ۔ کہ متکلم کی کلام کا کچھ نہ کچھ حصہ ہر طبقہ کے لوگوں کی سمجھ میں آجاتا ہے اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جن کے معنے نہیں کھلتے یا اس کی کئی وجوہ ہوتی ہیں ۔ پس محکم وہ ہے ۔ جو سمجھ لیا ۔ اور متشابہ وہ جو ابھی سمجھ میں نہیں آیا (ہر انسان کا محکم و متشابہ الگ الگ ہی ہے) متشابہ کے معنے کے لئے یہ طریق ہے ۔ کہ محکم کے مطابق معنے کرو ۔ دعا کرتے رہو ۔ مشیت الٰہی اختیار کرو ۔

حضرت صاحب نے دوسرا مجاہدہ مجھے یہ بتایا کہ آریوں کے مقابلہ میں کتاب لکھو ۔ میں نے ان مجاہدات سے بہت نفع اٹھایا اور ان برکات سے حصہ لیا ۔ جو مامور من اللہ سے مخصوص ہیں ۔ مجھے ایک جماعت دیگئی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدر خواتین

ہماری ناصبوری

معزز بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آج میں کچھ لکھنا چاہتی ہوں ۔ میری امید ہے کہ اگر کوئی غلطی ہوئی تو آپ معاف فرماوینگی ۔ صبر ایک ایسا عمدہ فعل ہے کہ اگر ہم اس کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں ۔ تو ہمیں دین و دنیا میں بہت سے فائدے ہوویں اور سب سے زیادہ خوشی یہ ہو ۔ کہ ہمارا مولا کریم ہم سے خوش ہو جاوے مگر افسوس کہ ہم عورتوں میں تو صبر نام کو بھی نہیں ۔ نہ رنج میں نہ تکلیف میں نہ بیماری میں نہ تنگدستی میں ۔ غرض کہ کسی طرح بھی صبر نہیں کر سکتیں ۔ مثلاً اگر ہم میں سے کوئی بہن بیمار ہو گئی یا کہیں کوئی رشتہ میں بیمار ہو گیا تو پھر ہماری ناصبوری کی کوئی حد نہیں رہتی ۔ اگر خویش یا ہمسایہ کے ہاں بھی عیادت کو آئیں گے ۔ تو ان سے بھی یہی ذکر ہے ۔ کہ رات اس طرح تکلیف سے گزری ۔ دن اس طرح گذرا ۔ غرض کہ جہاں تک ہمت ہوگی ان کے سامنے ناصبوری اور ناشکری ظاہر کی جاویگی اور ہم یہ نہ سمجھینگی ۔ کہ بیماری ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے اور ہمیں چاہیئے ۔ کہ خندہ پیشانی سے تیمار داری کریں ۔ مگر ہمیں تو ان باتوں کی طرف رغبت ہی نہیں ۔ پھر جب وہ بیمار خدا تعالیٰ اپنے پاس بلا لیتا ہے ۔ تو دوسری طرح بے صبری ظاہر کرتی ہیں کہ ہائے ہم پر غضب ہو گیا ۔ ستم ہو گیا ۔ اور رونا و پیٹنا شروع کرتی ہیں کہ الامان ! اسوقت یہ نہ سمجھینگی ۔ کہ اسکی امانت تھی اس نے اپنی امانت لے لی ہے ۔ امانت دینے میں کسی کو کچھ عذر نہیں ہوتا پس جب خدا تعالیٰ نے اپنی امانت لی ہے ۔ تو اس میں واویلا کی کیا ضرورت ہے ۔ بلکہ صبر و استقلال سے دے دینی چاہیئے مگر ہم اپنی ناصبوری جتلانے سے باز نہیں آتیں ۔ آہ! ہم کس قدر بیوقوف ہیں ۔ کاش ہمیں کچھ ہی سمجھ ہوتی ۔ دوسری بات یہ ہی ہم میں بہت بری ہے ۔ کہ جب خدا تعالیٰ ہم پر اپنی نعمتوں کا مینہ برساتا ہے ۔ تو ہم بہت ہی ناشکری کرتی ہیں ۔ اس لئے ہمارا مولا کریم ہم سے خفا ہو جاتا ہے کہ نہ تو کسی امتحان میں پاس ہوتی ہیں اور جب وہ اپنی مہربانی اور شفقت سے انعام دیتا ہے ۔ تو شکر نہیں کرتیں ۔ پیاری بہنو! ناشکری اور ناصبوری چھوڑ دو ۔ صبر و استقلال سے کام لو ۔ اپنے مولا کریم کو خوش کرو اور اس کے مامور کی اطاعت کرو ۔ یہ وقت ہاتھ سے نہ جانے دو ۔ ایسا نہ ہو کہ پھر پچھتانا پڑے ۔ جب ہم منوں مٹی کے نیچے بے کس پڑی ہونگی ۔ تو اس وقت ہمارا حامی و مددگار خدا ہی ہوگا ۔ دیکھو حدیث شریف میں آیا ہے ۔ کہ فرمایا رسول مقبول نے فاسقین ہی دوزخ والے ہیں ۔ صحابہ نے عرض کی ۔ کہ یا رسول اللہ کون لوگ فاسق ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا عورتیں صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ عورتیں جو ہماری ماں اور بہنیں اور بیٹیاں ہیں ۔ فرمایا ۔ ہاں ۔ لیکن یہ اس لئے دوزخ میں جاوینگی ۔ کہ جب وہ عطیہ پاتی ہیں ۔ تو شکر نہیں کرتیں اور جب کسی بلا میں مبتلا ہوتی ہیں ۔ تو صبر نہیں کرتیں ۔ آہ! ہماری حالت بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ہم نے اپنا دین دنیا بگاڑ دیا اپنے مولا کریم کو خفا کیا اور دنیا سے ایسا دل لگایا گویا اس کو چھوڑنا ہی نہیں ۔ میری معزز بہنو! کوشش کرو ۔ کہ ہم اپنے مولا کریم کو راضی کریں اور صابر اور شاکر بنیں ۔ جس سے ہمارا دین و ایمان سنور جاوے ۔ میری بہنو! دوزخ کی آگ بہت سخت ہے اور اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے ۔ کہ اپنے خدا کو راضی رکھیں اس کے مامور کو سچا جانیں ۔ نمازوں کی پابند بنیں ۔ اس کے پاک کلام کی تلاوت کریں ۔ اس کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں ناشکری ۔ غیبت ۔ چوری ۔ جھوٹ ۔ سب بری باتیں چھوڑ دیں صابر ۔ شاکر ۔ پرہیزگار بن جاویں ۔ حق تعالیٰ کی درگاہ میں سچے دل سے گڑگڑائیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کریں ۔ آخر میں میری دعا ہے کہ پروردگار سب بہنوں اور بھائیوں کو سچے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے ۔ اللہ ہر ایک کو شر و آفات ۔ ناصبوری اور ناشکری ۔ سے محفوظ رکھے ۔

ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین ۔ آمین ثم آمین ۔ والسلام

بنت مفتی فضل الرحمٰن از قادیان

المفتی

جوتا کیسا ہو ۔ اہلیہ صاحبہ دانش کے دریافت کرنے پر کہ عورتوں کے لئے کھڑے جوتے کا پہننا جائز ہے یا نہیں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ اسلام نے عورتوں یا مردوں کے واسطے کوئی جوتہ مقرر نہیں کیا کہ کس قسم کا ہو ۔ یہ امر ملکی رواج اور ضرورت پر منحصر ہے ۔

ساہوکاروں کی بہیوں کے متعلق ایک قیمتی رائے

بہیوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاوے بکری کے حساب کی بہیاں (۲) روپیہ کے داد و ستد کی بہیاں ۔ قسم اول کی بابت یہ قاعدہ جاری کیا جاوے کہ وہ ایک ہی سائز اور ایک ہی جیسی ہوں اور ان کے صفحات ایک دوسرے سے لئی یا کسی دوسری چیکیلی شے سے پیوستہ ہوں تاکہ صفحات کے بدلنے میں آسانی و کامیابی نہ ہو اور یہ بازاری کتب فروشوں کے ہاں یا کارخانوں میں جو اشاعت و چھپائی کا کام کرتے ہوں فروخت کیجاویں ۔ قسم دوم کی بہیاں جو روپیہ کے داد و ستد کے کام آتی ہیں ۔ وہ بھی ایک ہی جیسی اور ایک ہی سائز کی ہوں ان پر بھی چھپے ہوئے نمبر ہوں اور ہر صفحہ کی پیشانی پر سرکاری خزانہ کی مہر کے علاوہ یہ تصدیق بھی ہو کہ اس میں اس قدر صفحات ہیں اس تصدیقی عبارت کے نیچے کسی ذمہ وار افسر خزانہ کے دستخط ہوں اور یہ بہیاں سرکاری خزانوں میں سرکاری طور پر ایک خاص قیمت پر فروخت ہوا کریں ۔

عربی بول چال

یہ کتاب ۲۰×۲۶/۸ تقطیع اور ۸۲ حجم کی سید محمد عبد الحی صاحب عربی نے حال میں تالیف فرمائی ہے یہ کتاب کیسی ہے اس کے لئے غالباً یہی کہنا کافی ہے کہ اس کے مؤلف صاحب عربی نژاد ہیں عربی صاحب ایسی ایسی مفید تالیف میں اکثر مشغول رہتے ہیں ۔ امید ہے یہ رسالہ جلد نکل جاویگا ۔ قیمت ۲ر

جنازہ غائب

میاں فخر الدین صاحب ہیڈ کانسٹبل کا نکاح منشی فقیر علی صاحب ریلوے سٹیشن ماسٹر کی ہمشیرہ سے ہوا تھا مگر تھوڑے دن بعد یہ لڑکی انتقال کر گئی احباب جنازہ غائب پڑھ دیں اور اسکے زوج و برادر کے لئے دعائے خیر ۔

(۲) ایسا ہی میاں کرم الٰہی صاحب تھال (گجرات) کے والد صاحب فوت ہو گئے ان کا جنازہ بھی پڑھا جاوے ۔

دعا ۔ سید گلزار حسین صاحب اپنے خسر کے لئے دعائے صحت کے طلبگار ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت خواجہ صاحب بھیرہ میں

الحمد للہ بھیرہ کے مسلمانوں میں ابھی تک چند ایسے روشن خیال اور ہمدرد اسلام بزرگ موجود ہیں۔ جو دین اور قوم کی حمایت کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے ہیں ان ہی بزرگوں کی ہمت اور کوشش سے ۲۹ مئی ۱۹۱۰ء کو خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی پلیڈر چیفکورٹ پنجاب کا لکچر سیرت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھیرہ میں قرار پایا۔ چنانچہ ۲۰ مئی ۱۹۱۰ء کو جناب سیٹھ عبد الرشید صاحب وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی بھیرہ۔ سیٹھ فضل کریم صاحب ممبر کمیٹی بھیرہ۔ شیخ غلام نبی صاحب ممبر کمیٹی بھیرہ۔ شیخ فضل الٰہی صاحب آنریری مجسٹریٹ بھیرہ۔ حضرت پیر بادشاہ صاحب گیلانی سجادہ نشین بھیرہ میاں صدر الدین صاحب پراچہ ممبر کمیٹی بھیرہ۔ بابو غلام محمد صاحب مختار بھیرہ کی طرف سے اشتہار دربارہ لکچر مذکور تمام شہر میں چسپان کئے گئے اور نیز تقسیم بھی کئے گئے۔ اور ۲۹ تاریخ مئی کو مذکورہ بالا اصحاب کی طرف سے شہر میں منادی بھی ہوئی۔ لکچر کے لئے نواب ملک خدابخش خان صاحب ٹوانہ کی حویلی تجویز کی گئی تھی جو نہائت خوش اسلوبی کے ساتھ کرسیوں۔ بنچوں۔ فرش فروش لمپ۔ دیوار گیروں کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ حویلی مذکور کا صحن چونکہ نہائت فراخ اور وسیع تھا۔ لہٰذا لوگ نہائت آرام سے اور بغیر کسی قسم کی تکلیف کے لکچر سن سکے۔ پانی کا انتظام بھی بہت اچھا تھا۔

۲۹ مئی ۱۹۱۰ء کی صبح کو خواجہ صاحب موصوف بھیرہ میں رونق افروز ہوئے۔ اسٹیشن پر مسلمان معززین شہر استقبال کے لئے موجود تھے۔ جنہیں سے چند کے نام درج ذیل ہیں۔ سیٹھ عبد الرشید صاحب وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی بھیرہ۔ حضرت پیر بادشاہ صاحب سجادہ نشین شہر بھیرہ۔ شیخ فضل الٰہی صاحب آنریری مجسٹریٹ بھیرہ۔ شیخ غلام نبی صاحب رئیس و ممبر کمیٹی بھیرہ۔ میاں صدر الدین صاحب پراچہ کمیٹی بھیرہ۔ شیخ محمد مبارک صاحب ممبر کمیٹی بھیرہ۔ حکیم فضل احمد صاحب حکیم محمد عبد الجلیل صاحب اور بعض دیگر معزز اصحاب خواجہ صاحب کی مہمانداری کا کل انتظام سیٹھ عبد الرشید صاحب وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی بھیرہ کی طرف سے تھا۔ جنہوں نے نہائت محبت عمدگی سے اس کام کو سرانجام دیا۔ شام کے ۸ بجے خواجہ صاحب کا لکچر ہوا جلسہ نہائت شاندار تھا اور نظارہ نہائت پارعب۔ خوبصورت اور پُراثر تھا۔ لوگ صحن میں اور کوٹھے پر جمع تھے۔ بہت سے معزز رؤسائے شہر نے اپنی شمولیت سے مسلمانوں کو مشکوری کا موقع دیا۔ چونکہ مجمع کثیر تھا اور ہندو مسلمان ہر قسم کے لوگ شامل جلسہ تھے جہاں تک پتہ لگایا گیا۔ بھیرہ میں اس سے قبل ایسا شاندار جلسہ کسی قوم و ملت کا تا حال نہیں ہوا۔ جلسہ کے پریزیڈنٹ جناب شیخ فضل الٰہی صاحب آنریری مجسٹریٹ بھیرہ اور سکرٹری جناب عبد الرحیم صاحب بی۔ اے پلیڈر قرار پائے۔ پریزیڈنٹ صاحب و سکرٹری کی مختصر تقریروں کے بعد حضرت خواجہ صاحب نے اپنا لکچر شروع کیا۔ لکچر کا موضوع سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا۔ خواجہ صاحب نے پہلے تو سیرت کی فلاسفی اس کی ضرورت بنی نوع انسان کے لئے تمہیداً بیان فرمائی۔ بعد ازاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت شروع کی۔ ہر ایک خلق کو علیحدہ علیحدہ لیکر اس پر تفصیلی بحث ... کی۔ خواجہ صاحب کا طرز بیان۔ تسلسل کلام۔ حسن ادا۔ فصاحت۔ بلاغت اس کمال کی تھی۔ کہ بلا مبالغہ اگر سحر کہئے تو بجا ہے۔ ؎

کسی کی آنکھ میں جادو تیری زبان میں ہے

اس کے عین مصداق خواجہ صاحب معلوم ہوتے تھے۔ پھر صرف یہی نہیں بلکہ دلائل ایسے محکم اور مضبوط۔ براہین ایسے قاطع کہ سوا سر تسلیم خم کرنے کے چارہ نہیں۔ تعصب اور ضد اَور چیز ہے لیکن اگر انصاف سے کام لیا جاوے اور ضمیر فروشی نہ کی جاوے۔ تو خواجہ صاحب کے دلائل ایسے بیّن اور واضح اور روشن ہوتے ہیں کہ معقول انسان کو ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ چنانچہ سامعین دو گھنٹہ کامل نہائت دلچسپی اور خاموشی کے ساتھ ہمہ گوش ہو کر لکچر سنتے رہے اور شکلوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ اثر سے سب کے دل دبے ہوئے ہیں ساڑھے دس بجے لکچر ختم ہوا۔ ختم کیا ہوا یوں کہئے کہ خواجہ صاحب حقائق و معارف کے بہتے دریا کو روک کر لاہور چلتے ہوئے۔ اور علم و حکمت کے دلدادوں کو تڑپتا چھوڑ گئے۔ ؎

دیدار مے نمائی و پرہیز میکنی ٭ بازار خویش و آتش ما تیز میکنی

اتنی دیر میں ابھی ایک ہی خلق بیان ہوا تھا۔ جو وقت ختم ہو گیا۔ اس میں ہی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ عظمت دکھلائی کہ آنکھیں چکاچوند ہو گئیں۔

الغرض سلیم الطبع اور سمجھدار لوگوں میں خواجہ صاحب نے اشتیاق کی آگ بھڑکا دی اور وہ لوگ جو کسی پرائیویٹ وجہ یا تعصب سے جو غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ شامل نہ ہو سکے انہیں حسرت رہ گئی۔ لوگوں سے کیفیت سُنی تو دست افسوس مل کر رہ گئے خیر خدا کرے۔ خواجہ صاحب پھر کبھی تشریف لاویں اور لوگوں کو اپنے علم و فضل کے پانی سے سیراب کر جائیں۔

خواجہ صاحب کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو قرآن کریم کی آئت لکچر کے ضمن میں آ جاتی ہے۔ اسکی ایسی لطیف تفسیر فرماتے ہیں کہ روح وجد کرتی ہے اور دل چٹخارے بھرتا ہے چنانچہ اس لکچر میں بھی بعض آیات کی تفسیر ایسی لطیف اور جدید رنگ میں فرمائی کہ اہل دل سر دھنتے تھے۔ اور صاحب ذوق وجد کرتے تھے پھر دوران تقریر میں خواجہ صاحب کا غیر قوموں کے بزرگوں کے ساتھ نہائت مؤدبانہ برتاؤ قابل تعریف و تحسین تھا۔ کاش کہ غیر مذاہب کے لکچرار بھی اسی روش کو اختیار کریں تو آئے دن کی نااتفاقیاں اور جھگڑے سب رفع ہو جاویں۔

(۱) الغرض بھیرہ میں خواجہ صاحب کا لکچر ہوا اور نہائت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ یگانوں بیگانوں سب پر نہائت اچھا اثر پڑا۔ اور حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کا ایک جلوہ بھیرہ والوں کو بھی نظر آ گیا۔ خدا کرے ایسے جلوے بار بار نظر آویں۔ والسلام

راقم ایک حاضر الوقت

شکریہ

رسالہ ریویو اردو ماہ مئی میں رسالہ کے خریدار پیدا کرنے کے لئے ایک تحریک شائع ہوئی تھی۔ یہ رسالہ منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ کے پاس ابھی نہ پہنچا تھا۔ مگر منشی صاحب موصوف نے کسی دوسرے بھائی سے اس تحریک کا علم ہونے پر سب احباب کو جمع کر کے یاددہانی کیا۔ جس پر خدا نے منشی صاحب کی سعی سے دس خریدار نئے پیدا کر دئے۔ اور تین احباب نے بطور اعانت ریویو کا چندہ عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ میں منشی صاحب کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور اخلاص ترقی ہو۔ دوسرے احباب کی توجہ کے لئے درج اخبار کیا جاتا ہے۔

محمد علی سکرٹری۔ یکم جون ۱۹۱۰ء

شرائط بیعت
نیا ٹریکٹ

بدر ایجنسی قادیان نے حال میں ۸ صفحہ فلس کیپ $\frac{۱۷×۲۷}{۸}$ کا ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ اس کے صفحہ دوم پر سیدنا مرزا علیہ السلام کے جستہ جستہ حالات ہیں۔ پھر شرائط بیعت مع نظم "ما مسلمانیم از فضل خدا" ہیں۔ پھر تعلیم کا خلاصہ نہائت جامع و مختصر۔ مسیح موعود کے الفاظ میں دیا گیا ہے عقائد کے متعلق توحید۔ رسالت۔ ختم نبوت۔ شفقت علے خلق اللہ کا بیان ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کی تاکید ہے اور اعمال کے متعلق جو اصل آپ نے قرآن و سنت و حدیث و فقہ حنفی کی نسبت فرمایا۔ وہ بھی درج ہے۔ غرض حتے الوسع اپنی وضع میں مکمل رسالہ ہے اور بحجم ۸ صفحہ ہے احباب کو چاہئے۔ کہ اسے غیر احمدیوں میں بالخصوص کثرت کے ساتھ تقسیم کریں۔ ۱۰۰ جلد کی قیمت عہ اور ۵۰ جلد کی ۸ر اس سے کم فی جلد ۔ر جلد منگوائیں امید ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ختم ہو جاوے گا۔

بٹالوی کے اشاعۃ السنہ بابت سنہ ۱۹۰۹ء

پر

ہمارے متفرق اور مختصر ریمارکس

گذشتہ سے پیوستہ

اعتقاد مہدی میں بٹالوی کی دورخی

اخبار کے گذشتہ پرچہ میں ہم نے لکھا تھا کہ مہدی کے اعتقاد میں بٹالوی صاحب دورخی سے کام لے رہے ہیں چنانچہ ایک طرف تو علماء کو اپنے غلط مضمون کی تردید سے یوں مانع ہوئے۔ کہ حضرات میرا یہ مضمون ایک پولیٹکل بحث ہے۔ نہ کہ مذہبی اور علمی (گو یہ اُمید کم ہے کہ علماء ہند باز ہویں) اور دوسری طرف گورنمنٹ کو ایک نہائت صریح اور قابل شرم خلاف بیانی سے دھوکا دیتے ہیں۔ کہ اکثر اہل اسلام کا مہدی کی نسبت یہی اعتقاد ہے۔ کہ وہ حضرت مسیحؑ کی مانند آسمانی نشانات اور روحانی برکات کے ساتھ آویں گے۔ حالانکہ یہ محض غلط اتہام ہے اگر یہ وقت کے علماء ہند کے سامنے اس رائے کو جو محمد حسین اکثر اہل اسلام کا اعتقاد ظاہر کرتا ہے۔ پیش کیا جاوے۔ تو میں یقین کرتا ہوں کہ وہ قاطبۃً بلا استثنائے اس کے خلاف ہیں۔ یہ اعتقاد کہ مہدی کا آنا روحانی برکات اور آسمانی نشانات کے ساتھ مراد ہے۔ دنیا میں صرف ایک ہی جماعت کا اعتقاد ہے جو کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (مغفور) کی پیرو ہے۔ جن کو بٹالوی صاحب اور ان کے ہمخیال مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔ اور کفر کے فتوے دے چکے ہیں۔ بٹالوی صاحب خدا کا خوف کرو اور دورخی چھوڑ دو۔

ایک طرف تم لکھتے ہو کہ احادیث متعلقہ امام مہدی صحیح نہیں اور غوائل جرح سے خالی نہیں اور دوسری طرف اپنے کو آمد امام مہدی کا معتقد اور قائل ظاہر کرتے ہو۔ سنو۔

اگر تمہارے نزدیک مہدی کی احادیث مجروح ہیں تو صحیحین میں جس امیر کا ذکر ہے اس کو تم امام مہدی کیسے قرار دیتے ہو عجیب یہ کہ احادیث سنن کی بنا پر صحیحین کے مذکور امیر کو امام مہدی قرار دینا اور پھر یہ کہنا کہ احادیث سنن مجروح ہیں۔ سنو! اہل عقل تمہاری اس چال کو خوب سمجھتے ہیں۔ بخاری اور مسلم کے اندر جس امیر کا ذکر ہے احادیث سنن کی بناء پر تم نے جب اس کو خود امام مہدی لکھ دیا تو کیا یہ بات ابھی باقی رہ گئی۔ کہ تم اس مہدی خونی کو نہیں مانتے جس کا ذکر احادیث سنن میں آیا ہے۔ غور کرو کہ یہ بات کہنا کہ صحیحین کے امیر سے مراد امام مہدی ہے۔ جس کا ذکر سنن میں ہے بالکل مساوی ہے اس بات کے کہ احادیث سنن میں جس مہدی خونی کا ذکر ہے آپ بالکل اسی کے قائل اور معتقد ہیں۔ میاں اگر انکار کرنا ہے تو صاف لکھو کہ میں آمد مہدی کا جس کا احادیث سنن میں ذکر ہے کھلا منکر ہوں۔ البتہ ایک امام کا۔ (جس کا ذکر صحیحین میں ہے) قائل ہوں جس کا لقب مہدی نہیں ہو گا۔ اور نہ اوس کے اوصاف بلکہ وہ غیر ہے اور یہ غیر۔

شیخ الکل کی تذلیل محمد حسین کے منہ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) کے عربی اور اعجازی تالیفات کے متعلق امرتسری اور بٹالوی نے کئی بار اس بدگمانی کا اظہار کیا ہے کہ در اصل ان تالیفات عجیبہ کا مصنف اور مؤلف کوئی اور شخص غیر از امام ہے۔

تازہ اشاعۃ السنہ کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ باپ اور روحانی بیٹے کی یہ بدگمانی بلاوجہ نہ تھی۔ چنانچہ بٹالوی صاحب ایک کتاب معیار الحق کی بابت جو شیخ دہلوی کی طرف منسوب ہے لکھتے ہیں۔ "در اصل معیار الحق کا مؤلف یہ خاکسار ہے۔ مسودہ کی کچھ عبارات کے اضافے خاکسار کی درخواست پر حضرت ممدوح نے اپنے نام نامی و ذات گرامی کی طرف منسوب فرما کر قبولیت بخشی" (المرء یقیس علی نفسہ)

اِن دونوں شوخ شیخوں کی اس خلاف دیانت کارروائی سے حیرت ہے بٹالوی نے اُستاذ کے مُردہ اُستخوان ہو جانے کے بعد حق شاگردی کو خوب ادا کر دیا۔ اور اس کے تقوے اور دیانت کی اچھی صورت ظاہر کی ہے۔

ثناء اللہ کو شرم سے رقص کرنا چاہیئے کہ اُس کے باپ اور روحانی دادا کا بھی آخر یہی مذہب نکلا کہ جھوٹ بولنا خلاف تقویٰ نہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی نسبت جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا سرٹیفکیٹ

مولوی صاحب موصوف اشاعۃ السنہ میں فرماتے ہیں۔ ثناء اللہ۔ بظاہر اور منافقانہ طور پر عامل بالحدیث اور در حقیقت چکڑالوی مرزائی۔ سرسید کا مقلد۔ اور اہلحدیث کا چوہا۔ دہوکا باز۔ دروغ گو۔ ڈھول۔ کمثل الحمار یحمل اسفاراً کا مصداق۔ ملمع ساز۔ چالباز۔ فاجر۔ مُدلس۔ ابلیس سے بے سمجھ۔ ناعاقبت اندیش۔ نوآموز۔ لونڈا۔ دہریہ۔ وغیرہ وغیرہ

(اگر ہم امرتسری صاحب کو کچھ کہتے تو بُرا مناتے اچھا ہوا٭ کہ ان کے روحانی باپ نے ہی روح القدس کی مدد سے مولوی صاحب موصوف کیواسطے یہ القاب و خطابات اعزازی از خود تجویز فرما دیے مبارک ہوں۔

اپنی نسبت بٹالوی کی مشیخت کا اظہار

اہلحدیث کی بنیاد قائم کرنے والا۔ اندرونی حملوں کی مدافعت میں اپنا آپ نظیر۔ اہلحدیث کا ایڈوکیٹ اور ریپریزنٹیٹو۔ پنجاب۔ بنگال ہندوستان۔ ممالک متوسط وغیرہ میں اہلحدیث کی غلطیاں نکالنے والا اور ان کو حق صراح کہنے والا۔ گمراہوں کو سیدھا کرنے والا۔ اور بے نظیر مصنف اور مضمون نویس صرف ایک ہی علم کا کہن سال۔ تجربہ کار۔ محمد حسین ایڈیٹر اشاعۃ السنہ ہے اگر قوم نے تجویز پیش کر کے اسکو دینی خدمات سے سبکدوش کر دیا تو ایسا آدمی پھر کون ہو گا اور کہاں سے ہو گا۔ (بھلا تمہارے جیسا کوئی پیدا ہو گا)

بٹالوی کی مغلوب الغضبی

مولوی محمد حسین کا مغلوب الغضب ہونا تو مشہور ہے۔ مگر آج تازہ مثالیں سنیں۔ اشاعۃ میں لکھتے ہیں۔

(۱) اگر انجمن اہل حدیث نے ہماری تجویز کو منظور نہ کیا اور انجمن کے نام میں حنفی کا لفظ نہ بڑھایا۔ اور ثناء اللہ جیسے منافق کو انجمن کا ممبر بنایا۔ تو ہم کو ایک نہ ایک دن ضرور صدر مجلس ہونے سے استعفاء دینا پڑیگا۔

(۲) ثناء اللہ امرتسری کو خطاب کر کے لکھتے ہیں۔

میرے رُوحانی فرزند! تمہارے رسالہ کے مصدقین سے جن کے پاس میرے رسالہ کی جلد ۲۱ پہونچ چکی ہے۔ وہ کمال افسوس کا محل ہے ان میں سے جن کو رسالہ اشاعۃ السنہ بلاقیمت دیا جاتا ہے آیندہ ان کا رسالہ بند کیا جاویگا۔ کیونکہ تمہاری تصدیق کیوجہ سے اب وہ اس رسالہ کے مستحق نہیں رہے۔

(۳) فرماتے ہیں میرے رسالہ کی قوم اہل حدیث کو ضرورت ہو تو میری تنخواہ بڑہا دیں۔ اور رسالہ اشاعۃ السنہ کے چندہ کو دوگنا کر دیں۔ اور اگر اہل حدیث کی میجارٹی کا اتفاق ہو اور اس کی ضرورت محسوس نہ کریں۔ تو ہم مجبوراً مان لینگے۔ کہ وا نعم من اب یہ رسالہ اہل حدیث کے ایڈوکیٹ اور ریپریزنٹیٹو ہونے کے لائق نہیں رہا اس صورت میں اس کو بند کر دیا جاوے گا اور اگر جاری رہا تو اس کا تعلق خاص اہل حدیث سے نہ ہوگا اور اس میں ایسے مضامین تحریر کئے جاوینگے۔ جو کہ عام اصول اسلام کے واسطے مفید ہوں گے۔" دیکھا یہ لوگ ہیں دین کے ہادی اور یہی صاحب مولانا و بالفضل اولنا ہیں جنھوں نے حضرت مرزا صاحب کے کفر کا بیڑا اُٹھایا سبحان اللہ خدمت اسلام ہو تو ایسی ہو)

بٹالوی صاحب اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ کی تعریف میں فرماتے ہیں

"اشاعۃ السنہ بذات خود کوئی متقوم چیز نہیں ہے جاری رہا تو بڑی قیمتی شے ہے۔ ورنہ کچھ بھی نہیں" بیشک خصوصاً اس وقت سے تو بہت ہی قیمتی ہو گیا ہے۔ جیسے کہ ماہواری صورت سے نکل کر کئی سال کے بعد شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ پھر کیا اسکی بیش قیمتی

٭ یہ روحانی اولاد کا حال ہے جسمانی کا آگے آتا ہے۔

سے سنتے رہے۔ ہر ایک آدمی کے مونہہ سے جزاک اللہ اور واہ واہ کا لفظ ہی نکلتا تھا۔ ہر ایک آدمی یہی کہتا تھا۔ کہ ایسا مدلل لیکچر اور صرف قرآن شریف سے ہی ہر ایک امر کا ثبوت ہم نے آج تک کبھی نہیں سنا تھا۔ لیکچر کے شروع پر مولوی محمد صدیق صاحب بھیری نے ایک رکوع قرآن شریف کا نہائت خوش آوازی سے پڑھا اور اخیر پر بھی ایک رکوع اسی طرح پڑھا۔

غرض آخیر تک نہائت امن رہا۔ اور برابر تین گھنٹہ تک یعنے ۸ بجے سے گیارہ بجے تک تقریر میں کہ کوئی آدمی تقریر کے بند ہونے کا خواہشمند نظر نہیں آتا تھا۔ اس با امن جلسہ کے ختم ہونے کے بعد جس جگہ باہر کے مہمانوں کو اتارا ہوا تھا۔ وہاں اور لوگوں کو بھی اطلاع دیگئی۔ کہ احمدیوں کی طرف سے سب باہر سے آنیوالوں کی دعوت کی گئی ہے۔ سب وہاں جاکر کھانا کھاویں وہ جگہ ملک عمر حیات خان صاحب رئیس کالرہ کی بہت وسیع تھی۔ جوان کے ملازمان سے اجازت لیکر وہاں سب مہمانوں کو اوتارا گیا تھا۔ گیارہ بجے کے بعد دو ایک سو آدمیوں کو مکلف کھانا کھلایا گیا۔ بیرونجات سے اکثر چک کے آدمی احمدی و غیر احمدی آئے۔ اور چودہری عنائت اللہ خان صاحب اور چودہری حاکم علی صاحب نمبردار بہت سے آدمیوں کو ساتھ لیکر تشریف لائے۔ اور بھیرہ شاہ پور سے بھی آدمی آئے۔ خواجہ صاحب کے استقبال کے لئے ڈپٹی صاحب اور معززین اسٹیشن پر تشریف لیگئے اور میاں نور الدین صاحب کے مکان پر خواجہ صاحب کو اوتارا گیا۔ صبح ۷ بجے کی گاڑی پر تشریف لائے اور چونکہ بعض مسلمانوں کو اطلاع دی گئی تھی۔ کہ شاید خواجہ صاحب صبح ۸ بجے بھی کچھ تقریر فرماوینگے۔ اس لئے صبح کو ہی دو سو کے قریب مسلمان جمع ہو گئے اور خواجہ صاحب نے کھڑے ہو کر تعلیم قرآن پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ لوگ بہت خوش ہوئے اس جلسہ میں نہائت قابل شکر پیر منور احمد صاحب اور میاں نور الدین صاحب ہیں۔ جنھوں نے ان دینی خدمات میں ہر طرح سے پورا حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

(خاکسار فضل الٰہی احمدی بلاک ۵۰ سرگودہا)

ضرورت نکاح

میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۶۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ اوسط کی آمدنی رکھتا ہوں اور محض اوس کے احسان سے طبیعت بھی نہایت نرم رکھتا ہوں۔ ضلع جالندھر کے کسی شریف احمدی خاندان میں نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ میری عمر ۲۵ سال کے قریب ہے۔ باقی امور کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے (نوٹ) ضلع جالندھر کی عارضی سکونت تسلی دے سکتی ہے

(بابو محمد مختار ہوشیار پوری از نور پور ضلع کانگڑہ)

سری تہہ کلنک اوتار درشن

یہ کتاب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کرشن ثانی یا کلنکی و نہہ کلنک اوتار کے اس دعوے کی جو کہ حضور عالی نے سیالکوٹ کے لیکچر کے ذریعہ ظاہر فرمایا تھا۔ مکمل و مدلل شرح ہے اور کلنکی اوتار یا نہہ کلنک بھگوان کے پرگٹ ہونے کے متعلق جس قدر معلومات کیفردہ ہے سناتن دہرم آریہ برادران کے سوالات و اعتراضات یا سوال کا سیر کن ضروری بحث ہو یہ کتاب ان سب امور پر حاوی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود نے ارشاد فرمایا کہ کتاب بہت اچھی ہے ضرور چھپوادی جاوے۔ جب چھپ گئی۔ پھر فرمایا۔ کہ میں نے پڑھ لیا ہے۔ خوب کتاب ہے۔ مفتی صاحب کو میری طرف سے کہدو کہ اس کا اشتہار اپنے اخبار میں چھپادیں۔ کتاب ۱۷۲ صفحہ کی ہے اور مذکورہ خوبیوں کے آگے قیمت ۸ر بلا محصول ڈاک ہے۔ اور دفتر بدر قادیان دار الامان سے ملسکتی ہے۔

تجارت کا رازہٗ

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہو دے کہ اب میں نے دیسی صابون قسم اعلےٰ بغیر امداد و آگ و بھٹی دس منٹ میں سکہانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے۔ یہ کام بیس تیس روپے کے سرمایہ سے بخوبی ہو سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہے زیادہ توصیف فضول ہے اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلےٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار ہے فیس جو مبلغ للعہ مقرر ہے واپس دی جاویگی۔ جو صاحب چاہیں مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہکر سیکھ سکتے ہیں (۱) ترکیب خوش خط عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب چاہیں نقد روپیہ اول روانہ کر دیں وہ خرچ وی پی سے بچ سکتے ہیں۔ وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا (۳) پتہ صاف ہو جواب کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے (۴) پہلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت منیجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ بتائی جاویگی۔ (۵) غریب احمدی کو فیس میں ۸ر کی رعایت ہوگی۔ (۶) اگر مصالحہ سب تیار ہو تو ایک من میں خواہ ۵ من طیار کر لو۔

المشتہر۔ غلام محی الدین منیجر احمدی۔ موضع جھنڈوالی (سب آفس کھوڑ ریاں والی) (تحصیل و ضلع لائل پور)

اعلان ۱۹۱۳

لنگی پشاوری و کلاہ و پٹی کشمیری لوئی و عینک و پیل و کرسٹس جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت اکمیشن پر مجھ سے طلب فرماویں۔ انشاء اللہ فائدہ رہیگا۔ قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔

المشتہر۔ شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں۔ راولپنڈی

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

سرمہ زعفرانی خصوصاً بیاض جرب گکروں کے لئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ ۱ر ہے۔ سرمہ زنگاری خصوصاً جالا۔ دھند۔ میں سفید ہے ایک دفعہ ضرور آزماؤ۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر۔ احمد اللہ خان اینڈ برادرز قادیان ضلع گورداسپور

سنت احمدیہ

قاضی اکمل صاحب کی نئی تالیف جسمیں نماز و روزہ زکوٰۃ طلاق اور نکاح کے مسائل بالدلائل مرقوم ہیں پہلے قرآن و حدیث سے ہر مسئلہ کو جس پر ہمارا عمل ہے ثابت کیا ہے اور جن کا عمل اس کے خلاف ہے ان کی کمزوری دکہائی ہے صفحہ ۸۸ حجم قیمت ۴ر

پسندیدہ امیر المومنین چنانچہ آپ نے سند جو ذیل تقریظ کی ہے میں نے اس کتاب کو پڑھا کتاب ہر ایک پہلو میں مجھے پسند ہے۔ جزی اللہ المصنف۔

مجموعہ فتاوے احمدیہ

علم فقہ میں علماء کے عملی اختلافات جو صدہا سال سے چلے آتے تھے۔ ان کو مٹانے کے لئے بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی یادگار میں سے ہے مامور خدا کے صحیح فتووں سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں درج ہیں۔ قیمت ہر سہ حصہ عہ (ایکروپیہ) ملنے کا پتہ دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور۔ اصل قیمت عہ رعایتی عارضی عہ۔

ست سلاجیت گلگی

مقوی جمیع اعضا۔ نافع مریع بشمول بلغم قاطع بلغم و ریاح ورافع بواسیر و جذام و استسقا و ردی رنگ گلگی نقرس ہستیریا و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ منفعت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و ربوبت واد و جاج مفاصل وغیرہ وغیرہ بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) ایک تولہ سے کم روانہ نہ ہوگا۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

لیکچر کفارہ

جو مفتی محمد صادق صاحب نے دسمبر گذشتہ میں لاہور کے ایک شاندار جلسہ میں دیا تھا۔ عقیدۂ کفارہ کو عقلی اور نقلی دلائل کیساتھ توڑ دیا ہے

مفتی محمد صادق عفی عنہ ایڈیٹر بدر قادیان گورداسپور

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمے کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اشتہار میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کیمیا خاص طیار کیا گیا ہے اور اصلی ممیرا جس کو خود حضرت نے دیکھ کر اصلی ممیرا ہونے کی تصدیق کی ہے ڈالا گیا ہے۔ حضرت نے اس ممیرے کے سرمے کے متعلق خود فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی بہت ضرورت نہیں کیونکہ چار لاکھ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانے کا جائز حقدار ہو اس کے مفید ہونیکی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول ۲ فی تولہ قسم دوم عہ۔ اصلی ممیرا قسم اول صہ۔ قسم دوم سے۔

اور نیز علاوہ ازیں ہر قسم کی لنگیاں شہدی اور پشاوری بادامی۔ سیاہ سفید ہاتھی ریشمی۔ سوتی اور ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں اور زری کی پشاوری جوتیاں ہر قسم کی اور ہر وقت مل سکتی ہیں۔

المشتہر - احمد نور - کابلی - مہاجر سوداگر - قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بانی اسلام

مرتبہ

"شری مہاشے برکاش دیوجی پرچارک براہمو دھرم"

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور کے افترا کرکے ہمارے سید و مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین اور اسلام کو برا ٹھہرانے کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے دشمنوں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں۔ نہایت عجیب بات ہے مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خریدیں۔ قیمت بہت کم ہے کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ چھاپی گئی ہے اور قیمت غیر مجلد ۵ر اور مجلد ۸ر ہے۔

ملنے کا پتہ

مینجر برہمو پرچارک نزد پنجاب براہمو سماج لاہور

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہیضہ - ڈاکٹر برمن کا عرق کافور سے آرام

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی ہلچل پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں۔ اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی لیکر گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش بناتے ہیں۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی۔ متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچہ کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر۔ محصولڈاک ۵ر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مندرجہ بالا اشتہار کی ذمہ داری [illegible]

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہوگئے

(۲۰۰۰۰۰ ص)

یہ کیسی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک سفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں پورے دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے [illegible] کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے **تجارت** شروع کی تھی اور روح حیات۔ اجتک دس لاکھ روپے کا فروخت کرچکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس [illegible] استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب **ڈپٹی کمشنر** بہادر میری [illegible] یوم کی آمدنی آٹھ سو ترسی روپے تصدیق کرچکے ہیں [illegible] ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ نفع بخش نہ ہو کسی اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ [illegible] روح حیات کے مجرب اور شرطیہ نتائج سے محروم رہتا ہے۔ روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت چھپی ہے کہ [illegible] پیسے والے کو آسان ہے [illegible] جناب ڈاکٹر بی۔ اے [illegible] بہادر [illegible] سرجن حضور شہنشاہ **ایڈورڈ ہفتم** علاقہ [illegible] گورنمنٹ انگلشیہ نے معزز عہدہ داروں وغیرہ احباب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر [illegible] صحیح [illegible] سستی کو [illegible] بجلی کی لائے جاتی چونکہ ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بناتی ہے [illegible] ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے [illegible] اور باوجود [illegible] ترقی کرتی ہوئی مانگ اور **۸۸۳** روپے روح حیات کی [illegible] ہے جو یہ نتیجہ نکالے کہ روح حیات اس وقت [illegible] لاثانی دوا ہے [illegible] زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں [illegible] قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کرکے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کامل [illegible] اعصاب کی طاقت [illegible] قوت رجولیت کو بڑھا [illegible] دیگر امراض جو کثرت [illegible] اور طفولیت کی نا رسا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں [illegible] ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر [illegible] جسمانی کمزوری۔ لاغری [illegible] بے نظیر [illegible] روح کہا جاتا ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت [illegible] روح حیات کے [illegible] اعصاب کو زندہ کردیتی ہے [illegible] مردہ بنا ماہے۔ [illegible] کی [illegible] چار روپیہ آٹھ آنہ [illegible] مندرجہ ذیل پتہ پر عرض فرمائیں +

حکیم محمد شفیع [illegible] ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور

حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ سولھواں

رکوع ۱۵

سورہ طہٰ رکوع ۶

۳۱۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

آیت ۱۔ جبال۔ بڑے آدمی۔ عرب میں ایسے نام بھی رکھے جاتے ہیں۔

واقعہ۔ نیک آدمی کا ذکر ہے جسے امر بالمعروف کا شوق تھا۔ کہ اس نے ایک امیر کے ملازم (جو اس کے منہ چڑھا تھا)، کے ہاتھ میں ایک غیر مشروع چیز دیکھی۔ تو اسے پکڑ کر توڑ دیا۔ امیر نے اسی قسم کی چیز اپنے ہاتھ میں لی اور واعظ کو بلایا۔ اور پوچھا۔ کہ آپ نے ہمارے آدمی کی چیز توڑ دی ہے۔ کہا۔ ہاں۔ پوچھا کیوں؟ کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ۔ ومن لم یستطع فبلسانہ ومن لم یستطع فبقلبہ۔ وذلک اضعف الایمان۔ ترجمہ۔ جو کوئی تم میں سے کوئی غیر مشروع امر دیکھے۔ تو اپنے ہاتھ سے اسے بدلے۔ اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے سمجھائے۔ یہ بھی نہ ہو تو دل سے برا منائے اور یہ سب سے بڑھ کر ضعیف ایمان ہے۔

اس پر اس امیر نے کہا۔ میرے ہاتھ میں بھی وہی چیز ہے وہی سلوک اس سے کیوں نہیں کرتے۔ اس نے کہا آپ کو سمجھانے والے کا ذکر قرآن شریف میں لکھا ہے۔ اس نے پوچھا کہاں۔ تو اس نے یہ آیت پڑھی اور اس زور سے پڑھی۔ کہ مارے دہشت کے وہ چیز اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ اور ٹوٹ گئی۔

ینسفہا۔ انکو اللہ تعالیٰ اڑا دے گا۔

آیت ۳۔ خشعت۔ خوف سے جھک جائیں گی۔

ان آیات میں ان سلطنتوں سے متعلق پیشگوئی ہے۔ جو اپنی تدابیر کے گھمنڈ میں آکر کہتے ہیں کہ ہمیں توڑنے والا کون ہے۔

آیت ۴۔ رضی الخ۔ اسکی باتیں پسندیدہ ہیں۔

آیت ۷۔ عنت۔ فرمانبردار ہوں گے۔

آیت ۷۔ فلا یخف ظلماً۔ کوئی اس پر ظلم نہ کر سکے گا۔

آیت ۸۔ عرب‌یاً۔ کھول کر سنانے والی۔ ایک شخص نے مجھے کہا۔ کھول کر کوئی اور زبان سنانے والی نہیں۔ میں نے کہا کہ تم اللہ کا نام کسی اور زبان میں ایسا بتا دو۔ جو خاص اللہ تعالیٰ کیواسطے ہو تو اس نے اقرار کیا کہ کوئی نام ایسا نہیں۔ جو محض اس ذات جامع صفات سے مختص ہو۔

یحدث لھم ذکراً۔ نئی نصیحت بھی کریں گے۔ میں جب قرآن شریف پڑھتا ہوں۔ تو اسے نئی شان میں پاتا ہوں۔ قرآن کے بعد کوئی نئی کتاب آنے والی نہیں بس وہی نئی شان میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

آیت ۹۔ ولا تعجل بالقرآن۔ قرآن میں نبی کے لئے تین باتوں کا حکم آیا ہے۔ یتلوا علیہم ایاتہ ویعلمہم الکتاب والحکمۃ۔ پہلے وہ آیات پڑھیں۔ پھر تعلیم کریں پھر فکر کریں کہ کس تدبیر سے لوگ سمجھیں اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ آپ پہلے قرآن سنیں۔ ثم ان علینا بیانہ۔ پھر ہمارے ذمے اس کا سمجھانا ہے۔ پھر ایسے دل تیار کرنا جو اس کی تعمیل کریں۔ اس آیت کے متعلق ایک یہ نکتہ بھی ہے۔ کہ واعظ کے لئے وعظ میں سب سے مقدم قرآن مجید ہے اور اس کے بعد اسکی اپنی تقریر۔ قرآن مجید کی پیشگوئیوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنے کی، جلدی نہ کر۔

وقل رب زدنی علماً۔ جب اس بادشاہ کے لئے یہ حکم ہے تو ہماری کیا بساط ہے اس لئے میں قرآن شریف پڑھتے ہوئے یہ دعا بالالتزام پڑھتا ہوں اور اس کے ساتھ یہ دعائیں ملاتا ہوں۔ (۱) سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا۔ (۲) اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک۔ انک تھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ (۳) رب اشرح لی صدری ویسر لی امری۔

فنسی۔ بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ آدم باوجود حکم تاکیدی کے کس طرح بھول گیا۔ میں انہیں پوچھتا ہوں۔ گھر سے اہتمام کے ساتھ مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے آتے ہیں اور پھر اس میں سہو ہو جاتا ہے یہ کیوں؟

ولم نجد لہ عزماً۔ حضرت آدم علیہ السلام نے گناہ کا ارادہ نہ کیا تھا۔ ارادہ سے اس شجرہ کو نہیں کھایا۔

۲۔ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۶ رکوع ۱۶

(سورہ طہٰ رکوع ۷)

آیت ۱۔ آدم سے مراد عظیم الشان انسان ہے۔ جیسا حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

اسجدوا۔ فرمانبرداری کرو۔

آیت ۲۔ فتشقیٰ۔ تو تھک جائے۔ تجھ پر بڑی مصیبت پڑے۔

جنۃ۔ ملک آرمینیا۔

آیت ۳۔ لا تجوع۔ قحط کا خوف نہیں۔

لا تعریٰ۔ ایسی عمدہ آب وہوا ہے کہ کپڑے نہیں اتارنے پڑے۔

آیت ۴ ولا تضحیٰ۔ شدید دھوپ

آیت ۵۔ شیطن۔ ابلیس کا مظہر ہے۔

ملک لا یبلیٰ۔ ہمیشہ کی سلطنت۔

آیت ۲۰۔ خبدت لھما سواتھما۔ اُنپر اپنی کمزوریاں ظاہر ہو گئیں۔

بعض باتوں میں عقل و قیاس سے کام لینا ایک قسم کی جرأت ہے۔ جو میں نا پسند کرتا ہوں اس لئے اس کی حقیقت حوالہ بخدا ہے۔ اتنا ثابت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو چند اوامر چند نواہی دیتا ہے۔ خبیث روح ان کے خلاف منصوبے کرتی ہے ان کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ ان کے ساتھیوں کے عیش کو مکدر کرتی ہے۔ گو آخر منہ کی کھاتی ہے۔ خود نبی کریم کی زندگی کے واقعات سے یہ قصہ کھل سکتا ہے۔ آپ اپنی بی بی خدیجہ کے ساتھ آرام سے بسر کر رہے تھے۔ دعوےٰ نبوت کے بعد ان کے خلاف جوش اُٹھا۔ جس سے اپنی کمزوریوں کا علم حاصل ہوتا ہے اور پھر اس کمزوری کے دور کرنے کی کوئی نہ کوئی سچائی کا پتہ اپنے پہ لیتے ہیں۔ یہ جلد خشک ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے اپنی طرف سے دلائل دیتے ہیں۔ جو کمزوری ہوتی ہے۔ آخر خدا سے مدد پا کر منظفر و منصور ہوتے ہیں۔

وعصیٰ آدم۔ مسلمانوں میں دو مذہب ہیں۔ ایک شیعہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ امام جو ہوتا ہے وہ تمام قسم کے گناہوں سے صغیرہ۔ کبیرہ۔ عمد۔ خطا۔ سہو سے معصوم ہوتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی عجیب اعتقاد ہے کہ تقیۃً خواہ بت کے آگے سجدہ کرے یا کلمۃ الکفر کہے۔ یہ جائز ہے۔

خوارج کے نزدیک ایک طرف اتقا کا یہ اہتمام ہے کہ عورت کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ گناہ کفر ہے۔ مگر دوسری طرف خلفاء راشدین میں سے دو کو انہوں نے ہی قتل کیا۔ سُنی مذہب والوں کو عجیب عجیب مشکلات پیش آئے ہیں۔ اس لئے ان میں سے کچھ لوگوں نے یہ کہا ہے۔ کہ انبیاء سے ارتکاب گناہ بعد نبوت نہیں ہوتا۔ قبل از نبوت ممکن ہے۔ ان کے متکلمین نے کہا ہے۔ کہ عصیٰ خلاف ورزی کا نام ہے۔

اشرت الیہ علے امر ولدہ فعصانی۔ فلاں آدمی کو میں نے مشورہ دیا تھا مگر اس نے مانا نہیں۔ الفلان اشرت الیہ بشرب الدواء ولکن المریض عصانی یہ نہیں بولتے کہ فصار عاصیالی۔ اسی طرح آدم کے حق میں عصیٰ فرمایا۔ صار عاصیالی نہیں کہا۔ میرا اپنا اعتقاد ہے۔ کہ مومن کی نسبت۔ اولیاء کی نسبت۔ انبیاء کی نسبت۔ محسنوں۔ مقربوں کی نسبت جرم کا لفظ کبھی نہیں آتا۔ اسی طرح جناح کا لفظ ہی نہیں آتا۔

یخصفان۔ لینے لگے۔

غوی۔ فسد علیہ عیشہ زندگی میں آپ کو تکلیف پہنچی۔ (دیکھو لسان العرب) بڑے بڑے مشکلات میں پھنسے۔

آیت ۹ ۔ معشیۃ ضنکاً۔ مخالفین رسل رفتہ رفتہ تنگ دست ہو جاتے ہیں۔

آیت ۱۱ ۔ تنسیٰ۔ ترک کیا گیا۔

مورخہ ۳۔ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۶ رکوع ۱۸)

سورہ طہٰ رکوع ۸

آیت ۱۔ ولولا کلمۃٌ۔ عذاب کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ چنانچہ مشرکان عرب کے بارے میں فرمایا۔ ماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم۔ پھر فرمایا۔ عسیٰ ان یکون ردف لکم۔ اور فرمایا۔ لکم میعاد یوم۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ عذاب نبی کریم کی ہجرت کے بعد ایک سال آئے گا۔ یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۲۱ میں اس کے متعلق پیشگوئی کی گئی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ قیداریوں کی سال کے بعد کر ٹوٹ جائے گی۔

اس آیت میں ان باتوں کو یاد دلایا گیا ہے۔

لزاماً۔ لازمی آئیوالے عذاب

آیت ۲۔ سبح۔ نماز پڑھو۔

آناۂ اللیل۔ مغرب۔ عشاء۔ تہجد۔

اطراف النہار۔ دن کے ڈھلنے سے پہلے اشراق و ضحیٰ اور بعد ظہر۔

اصبر ۔ دشمنوں کی ہلاکت کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی نسخہ نہیں۔ ایک صبر کرنا۔ دوم نمازیں سنوار کر پڑھنا ہم نے بہت تجربہ کیا ہے۔

لعلک ترضیٰ۔ ان نمازوں سے کچھ ایسی بات ملیگی کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔

آیت ۳۔ ازواجاً منہم۔ قسما قسم کے بے ایمانوں کو۔

نماز کی تفصیل

اس سوال کے جواب میں کہ قرآن مجید میں توضیح ہے اس سے نماز کس طرح ثابت ہوئی۔ فرمایا کہ جب سوال علی یا امام حسین بولا جاتا ہے۔ تو اس کا مفہوم جو قائلین شیعہ کے دلوں میں ہے وہ کس طرح کھلا۔ یہ تاریخی روایات و تواتر پر مبنی ہے۔ ورنہ موجودہ لوگوں نے نہ علیؑ کو دیکھا نہ حسینؑ کو۔ مگر یقین سب کرتے ہیں۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے اور صلوٰۃ کے جو معنے سمجھے اور جیسا کچھ اس حکم کی تعمیل کی اس کے لاکھوں بلکہ کروڑہا مسلمان گواہ ہیں۔ اور قرآن مجید سے بھی زیادہ تواتر کے ساتھ یہ بات ہم کو پہنچی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوٰۃ کے معنے کیا بیان فرمائے۔ پس اس کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے اور کیوں ایک شخص واحد کی جو تیرہ سو برس بعد پیدا ہوا۔ مان لیں۔ کوئی ضرورت نہ تھی۔ کہ قرآن مجید میں اس کا تفصیلی بیان ہوتا کیونکہ ممکن تھا کہ بعض اسے منسوخ ٹھہراتے۔ مگر ہمارے لئے تعامل سے صلوٰۃ کی ہیئت مخصوصہ مع اذکار قرآن مجید سے بھی زیادہ تواتر کے ساتھ محکم ہو گئی اسلام کے جسقدر فرقے ہیں جنمیں بعض ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی مسجدوں تک نہیں جاتے۔ سب کے سب صلوٰۃ کے ان معنوں پر متفق ہیں۔ جو تعامل سے بقدر مشترک ثابت ہوتے ہیں۔ تعجب ہے کہ یہ لوگ واقعہ کربلا۔ نام علیؑ۔ یزید۔ معاویہ کو تو مانتے ہیں اور جس ذریعے سے مانتے ہیں جب اس ذریعے سے صلوٰۃ کی ہیئت ثابت کی جائے تو اس سے انکار کریں ایک اور لطیفہ بھی قابل یادداشت ہے کہ بادشاہوں نے یہاں تک زور پایا کہ بڑے بڑے ائمہ کو قید کر دیا یا مار دیا جیسے امام ابو حنیفہ کو امام احمد حنبل کو۔ پھر بھی ان سب کی نماز ہی رہی۔ چشتیا۔ نقشبندی۔ سہروردی ان سب کے مشائخ کی نمازیں یکساں ہی ہیں۔

آیت ۴۔ وأمر۔ حکم کرتے رہو۔

اصطبر۔ استقلال سے حکم کرتے رہو۔ اور آپ نماز پر پکے رہو۔

بینۃ ما فی الصحف الاولیٰ۔ سب سے بڑا بینہ تو یہ ہے۔ کہ دنیا میں جس قدر کتابیں الٰہی کہلاتی ہیں ان سب میں جسقدر صداقتیں ہیں وہ اس قرآن مجید میں موجود ہیں حالانکہ نبی امی ہے اور عرب میں کوئی بیت العلوم کوئی کتب خانہ تک نہیں۔

آیت ۷ ۔ لولا ارسلت الینا رسولاً۔ اللہ تعالیٰ نے اس اتمام حجت کے لئے اب مجددین کا سلسلہ رکھا ہے ۱۰۰ سال ۱۰ ماہ کے بعد مجدد آتا ہے۔ خارجیوں کے نزدیک ۵۰ سال بعد بقول بعض ۲۵ سال بعد شیعہ بھی

یہاں پارہ ۱۶ کے نوٹ ختم ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المہدی و المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کے فرماتے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ سترہواں

سورۃ الانبیاء رکوع ۱

۱۶- اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

انبیاء پر کیا اعتراض ہوتے ہیں ان کے ساتھ لوگ کیا سلوک کرتے ہیں۔ انبیاء کی موافقت و مخالفت کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ انبیاء کے آنے کی کس وقت اور کیا ضرورت ہوتی ہے ان باتوں کا ذکر اس پارہ میں ہے۔

وھم فی غفلۃ۔ پس انبیاء اس وقت آتے ہیں جب لوگ ایک عام غفلت میں پڑے ہوتے ہیں۔ ایک بھائی خدا کو مانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ باین ہمہ آپس میں محبت سے رہتے سہتے ہیں۔ غیرت دینی باہم نہیں رہتی۔ جیسا کہ آجکل یورپ و امریکہ کی حالت ہے اس کا کچھ نہ کچھ رنگ ہمارے ملک میں پایا جاتا ہے۔

ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کی توجہ بعثت کی طرف ہوتی ہے۔ ہزار برس کے بعد ایسا وقت ضرور آتا ہے۔ سو برس کے بعد بھی۔ بلکہ بعض کے نزدیک اس سے کم۔ طب کے معاملہ میں بھی اس کا نظارہ دیکھا ہے۔ تورات میں طاعون کا ذکر ہے۔ کہ ستر ہزار آدمی مارے گئے۔ مگر اب تو ہفتہ وار اتنی تعداد کے قریب پہونچ جاتے ہیں۔

محدث۔ پیرایہ جدید ہوتا ہے۔ الّا زیادہ تر ذکر وہی ہوتا ہے۔ جو پہلے نبیوں کی زبان پر ظاہر ہو چکا۔

لاھیۃ قلوبھم۔ آجکل کے لوگ ایسے بہت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت سے ان کے دل غافل ہیں۔

ھل ھذا الا بشر مثلکم۔ جو کچھ انبیاء کو کہتے ہیں اس کا ذکر ہے۔ کہ ایسی باتوں سے ٹالتے ہیں یہ نرم فقرہ ہے۔ اراذلنا بادی الرای کہنے والے بھی گذر چکے ہیں

افتاتون السحر۔ دلربا باتیں کرتا ہے۔

ربی یعلم القول۔ یہ اس بات کا جواب دیا ہے۔ کہ تم پر فرد جرم لگ چکا سزا ملے گی۔

اضغاث احلام۔ جب انبیاء کے اخلاق کو اعلیٰ درجے پر دیکھتے ہیں۔ تو پھر انہیں سے بعض بشر مثلکم نہیں کہتے۔ وہ کہہ دیتے ہیں۔ پریشان خوابیں آتی ہیں۔ یہ اس لئے کہ انبیاء اسی قدر بتاتے ہیں۔ جسقدر ان پر کھلے۔ اس پر پیشگوئی کی مشکلات کو نہ سمجھتے ہوئے معترض ہوتے ہیں۔

بل افترہ۔ یہ کہنے والے ان پہلوں سے ایک قدم بڑھے ہوئے ہیں۔

شاعر۔ کلام موثر لاتا ہے شاعر ہے یہ ان سے بڑھے ہوئے ہیں۔

کما ارسل الاولون۔ یعنے بالکل ہلاک ہو جاویں۔

الا رجالاً۔ بشر مثلکم کا مفصل جواب دیتا ہے۔

اھل الذکر۔ یہ سورۃ مکی ہے یہودی وہاں تو اتنے تھے نہیں اس لئے اس سے مراد اہل کتاب نہیں۔

جسداً لایاکلون الطعام۔ انبیاء کے کہانوں پر اعتراض کرنیوالے غور کریں۔

ذکرکم۔ شرفکم بھی معنے صحیح و پختہ ہیں۔

افلا تعقلون۔ اپنے آپ کو بدیوں سے کیوں نہیں روکتے۔

۱۷- اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷۔ سورۃ الانبیاء رکوع ۲)

کانت ظالمۃ۔ یہ قصمنا کی وجہ بتلائی۔

تسئلون۔ بڑے امیر ہو شاید تم سے پوچھا جاوے۔ کہ کیا گزری۔

حصیداً خامدین۔ ایرانی۔ یونانی۔ عرب۔ پٹھان۔ مغل۔ سکھ۔ یہ سب اسی ملک میں بڑے کروفر سے آئے اور پھر کچھ بھی نہ رہے۔

لعبین۔ آسمان و زمین اور ان کے اندر جس قدر چیزیں ہیں ہر ایک نتیجہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

ولا یفترون۔ ایک فقیر سے میں نے پوچھا کبھی آپ عبادت کرتے تھکتے بھی ہیں اس نے کیا عمدہ جواب دیا کیا تم سانس لیتے آنکھیں جھپکتے تھک جاتے ہو؟

۱۸- اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ الانبیاء بقیہ رکوع ۲ و ۳)

لا یسئل۔ انسان خدا کے مقابل پر کچھ نہیں کر سکتا۔ جو کچھ اسے کرنا ہے اسے کون ٹال سکتا ہے

من قبلی۔ تمام انبیاء جو پہلے ہو چکے ہیں۔

اکثرھم۔ ضمائر کا مسئلہ خوب سمجھ لو۔ کہ اس سے پہلے ان کا ذکر نہیں جو ہُم کا مرجع ہیں۔

عباد مکرمون۔ یہ ولد کی حقیقت بتائی ہے کہ اولیاء امۃ کو تقرب کے ایک مقام پر ولد کا خطاب دیا جاتا ہے۔ مگر وہ ولد حقیقی نہیں ہوتے۔

۱۹- اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء رکوع ۳)

مومن وہ ہوتا ہے جو دنیا اور دین دونوں کے کام سمجھے۔ جیسے دنیا کے کارخانے ہیں ویسے ہی دین کے کارخانے بھی ہیں۔ دنیا کی بھی کھیتی ہے۔ دین کی بھی تجارت ہے۔

جب زمین میں بہت خشکی آتی ہے تو خدا تعالیٰ بارش بھیجتا ہے۔ اسی طرح بعض زمانہ الہامات کا نہیں ہوتا۔ پھر ایک وقت الہامات کی بارش کا ہوتا ہے۔

جوقم یرالذین کفروا۔ کافر اس بات کا یقین نہیں کرتے یا یہ معنے کیا بار بار نظارہ نہیں کیا

رتقا۔ بند

ففتقنھما۔ والسماء ذات الرجع والارض ذات الصدع میں اسکی تشریح ہے
پانی بخار بن کر بادل بنتا اور پھر برستا ہے۔ اخرج منھا ماءھا ومرعٰھا۔

افلا یومنون۔ اسوقت ایک بارش ہوئی ہے۔ طبائع حسب فطرت پہل لائینگی۔ ودبلغ لا الہ ریڈ
و شوره یوم خس پوچھتا ہے۔ تم کس جماعت میں بننا چاہتے ہو کیا مومن نہیں بنینگے۔

ان تمید بھم۔ کہ وہ پہاڑ بھی ان کے ساتھ چکر کہاتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضؓ نے یہ معنے کیے ہیں۔

لعلھم یھتدون۔ جس طرح پہاڑوں میں رستے بنائے۔ اسی طرح دینی مشکلات حل کرنے کے
رستے بھی بنائے۔ .... دین کے رستے میں جو پہاڑ ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

فلا اقتحم العقبۃ وما ادراك ما العقبۃ فك رقبۃ او اطعام فی یوم
ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ۔

وجعلنا السماء سقفا۔ دین میں بڑی چھت ہے۔ جو روحانی حیات کی حفاظت کا موجب
ہے۔ آسمان میں سورج و چاند و ستارے بنائے۔ ایسے ہی دین میں بھی۔ وبالنجم ھم
یھتدون۔ بھی فرمایا۔

فلك یسبحون۔ چکی (قطب شمالی یا جنوبی میں) یا چرخے (جیسے خط استوا) کی طرح پھرتے
ہیں۔ بخاری میں ہے۔ حسبان کحسبان الرحیٰ۔ فلکۃ۔ کفلکۃ المغزلۃ

من قبلك الخلد۔ اس مقام پر مفسرین لکھ جاتے ہیں۔ سب مر گئے۔ پھر دوسرے موقعہ
مسیح کے بارے میں یہ محل بھول جاتے ہیں۔

فلیاتنا بآیۃ کما ارسل الاولون۔ سید احمد خان وغیرہ نے دہوکہ کہا کر معجزات سے
انکار کر دیا۔ جن نے ایسے مقامات سے جہاں سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے نشان
نہیں دکہایا۔ نشان بتائے ہیں

۲۰۔اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷۔ سورہ الانبیاء رکوع ۴)

یکلؤکم۔ یحفظکم۔ نگہبانی کرتا ہے

لا یستطیعون نصر انفسھم۔ دنیا میں جس قدر معبود بنائے گئے ہیں وہ خود مصیبتوں میں گرفتار ہوئے
دکھوں میں مبتلا ہوئے۔ تا یہ ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی کسی کے دکھ دور
کرنے والا نہیں۔

ولا ھم منا یصحبون۔ یہ پیشگوئی ہے کہ تمہیں بتوں کی مدد کا بھروسہ ہے وہ تمہاری مدد
کر کریں گے ان کی تو اپنی خیر نظر نہیں آتی۔ یصحبون صاحب نہ جانینگے۔ ینقصون
اطرافھا۔ امراء و غرباء۔ شرفاء و ضعفاء۔ سب طبقے کے لوگوں سے آدمی نکل کر اس دین میں
شامل ہو رہے ہیں۔

انما انذرکم بالوحی۔ انبیاء قیاس سے پیشگوئیاں نہیں کرتے بلکہ وہ جو کچھ اس بارے میں کہتے
ہیں اعلام الٰہی سے کہتے ہیں

نفحۃ۔ لپٹ۔

الموازین القسط۔ انصاف کے ترازو۔ الموازین جمع اور قسط واحد۔ عربی میں قسط و
عدل کے لئے یہ جائز ہے۔ میزان بھی ہر چیز کے حسب حال ہے۔ ضرب کی میزان۔
جمع کی میزان۔ عقل کی میزان۔ بدل جاتی ہے اور سب لوگ سمجھتے ہیں۔

کفیٰ بنا حاسبین۔ یہ دو جملے ہوتے ہیں۔ کفیٰ بنا۔ اکتفینا۔

الفرقان۔ ایک امتیاز۔ دشمن کے مقابلہ میں کامیابی۔

۲۱۔اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ الانبیاء رکوع نمبر ۵)

رشدہ۔ رشد فہم سلیم کو کہتے ہیں۔

الیہ یرجعون۔ اپنے بڑے بت کی طرف توجہ کرینگے۔

بل فعلہ۔ کسی کرنے والے نے کچھ کیا ہے۔ آپ کا مطلب یہ تہا کہ یہ کام کس نے کیا۔ مجھ
سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے تمہارا بڑا معبود موجود ہے اس سے پوچھ لو۔ گویا ان کی غلطی
کی طرف اس پیرائے میں توجہ دلائی۔

قالوا حرقوہ۔ حضرت ابراہیم جس شہر میں پکڑے گئے تھے اس کا نام اُور تہا۔ پشتو میں اب
تک اور آگ کو کہتے ہیں۔ اس شہر میں آتشکدہ تہا۔

نافلۃ۔ پوتا۔

۲۳۔اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ الانبیاء رکوع نمبر ۶)

ففھمناھا سلیمٰن۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ بڑوں کو بعض وقت بات نہیں
سمجہاتا۔ پر چھوٹوں کو سمجہا دیتا ہے۔

الجبال۔ پہاڑی قومیں۔

الطیر۔ جانور تابع کئے گئے تھے۔

لبوس لکم۔ ہمارے نبی کریم نے زرہ بنائی۔ وہ اسلام ہے اور ہر ہر کے ہاتھ میں ہے۔ وہ
قرآن ہے۔ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کوئی شخص اس کتاب کے فہم والے کا مقابلہ نہیں
کر سکتا۔ مجھ سے خدا نے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں تمہیں دشمن کے مقابل پر اس کے معنے سمجہاؤنگا

الریح۔ ہوا کے جہاز ان کے ماتحت چلتے۔

بامرہ۔ آپ کے حکم سے گویا چلتے۔

بارکنا فیھا۔ خلیج فارس کے جہاز ہندوستان کی چیزیں شام تک لے جاتے۔ یورپ اور افریقہ
کے اسباب بحیرہ روم کے ذریعے پہنچتے۔ حبش شمالی لیسنڈ۔ یمن اور جزائر کی چیزیں بحیرہ
قلزم کے ذریعے پہونچتی تھیں۔ غرض تین طرف سے بحری سفر ہوتا۔ خلیج فارس (۲) بحیرہ روم
(۳) بحیرہ قلزم۔

من یغوصون لہ۔ سلیمان کے قبضے میں خلیج فارس تھی تم نے سنا ہوگا۔ کہ وہاں موتی
نکلتے ہیں۔

الشیطن۔ شیطن البر۔ یہ کنواں بڑا گہرا ہے۔ گہرے کنوئیں کو شطن کہتے ہیں۔ شاید تم نے نظارے نہیں دیکھے۔ جو غوطے لگاتے ہیں۔ سیپیاں لاتے ہیں۔ وہ سستے ہوتے ہیں دیر تک اس کے نیچے رہتے ہیں۔ صبح سے لے کر نصف النہار تک غوطہ لگا سکتے ہیں۔ انہی کو شیاطین کہا گیا۔

مغاضباً۔ جو کسی غضب میں آکر چلدیئے۔

لن نقدر علیہ۔ ہم اس پر کسی قسم کی تنگی نہیں کرینگے۔ یہ معنے نہیں کہ قادر نہیں۔

من روحنا۔ اپنا پاک کلام

لاکفران۔ ناقدری نہ ہوگی۔

مورخہ ۲۴۔ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ الانبیاء رکوع ۷)

یہ رکوع بڑا مشکل ہے۔ میرے لئے نہیں۔ کیونکہ مجھ پر اللہ نے اس کے معنے کھولدئے ہیں۔ زیادہ تر تو لوگوں نے خود ہی اسے معلق کر دیا۔

حرام۔ (۱) ضروری۔ (۲) عزم پکی بات

انہم لا یرجعون۔ وہ اپنی شرارتوں سے کبھی رکنے والے نہ تھے۔ اور اُنکی مثل بھی پیدا نہ ہونگے۔ مگر اس زمانہ میں کہ یاجوج ماجوج فتح ہونگے۔

من کل حدب ینسلون۔ یہ لوگ کسی بڑی سے بڑی سلطنت کو زیر نظر رکھ لیتے ہیں۔ جب اس کو فتح کر لیا تو اس سے کم درجے کی ریاستیں خود ہی قابو میں آجاتی ہیں۔ نہروں میں بھی یہی طریق ہے۔ کہ حدب (کمر) کی تلاش رکھتے ہیں۔ پھر اس پر قبضہ کرکے اور اسے سیدھا کرکے سیدھی نہرے جاتے ہیں۔

یاجوج وماجوج۔ یہ ان قوموں کے مورث اعلےٰ کا نام ہے۔ میرے ایک دوست نے مجھے بتادیا تھا۔ کہ سب سے پرانا بت لنڈن میں یاجوج ماجوج کا ہے۔

توریت میں جوج۔ مسک وتابولسک کے سردار کو کہا۔ اور جزائر کے رہنے والے کو (حزقیل باب ۳۷)

کسی زمانے میں وسط ایشیا میں ان کا زور تھا۔ میدو فارس کو بہت دکھ دیتے تھے۔ اُن کے روکنے کے لئے ذو القرنین نے دیوار بنائی۔ پھر آہستہ آہستہ تمام ممالک میں پھیل گئے چونکہ ان ناموں کا مادہ اج (آگ سے) ہے۔ یہ قومیں بلحاظ اپنے رنگ اور اپنے کاموں کے آگ سے کام لینے والے ہیں۔ غرض تمام قسم کی بدکاریوں آزادیوں۔ خدا کے انکار۔ انبیاء کی ہتک کے ظہور کا زمانہ۔ ان کے پھیل جانے کا وقت بتاتا ہے۔

کنا ظالمین۔ ہم بڑے مشرک تھے۔

کطی السجل للکتب۔ جس طرح مضمون کے اندر اس کی تحریر مضمون محفوظ رہتا ہے۔

فی الزبور۔ زبور کے معنے۔ انبیاء کی کتب۔

بعد الذکر۔ ذکر سے مراد ام الکتب۔ لوح محفوظ۔ بعضوں نے کہا ذکر سے مراد قرآن یا توریت ہے۔

الارض۔ بہشت کی سرزمین۔ اسی دنیا سے ملنی شروع ہوتی ہے اور پھر آگے بڑھتی جاتی ہے۔ اور اس کے وارث صالح بندے ہوتے ہیں۔ اسی طرح جنت کی زندگی بھی بندوں کے لئے یہیں سے شروع ہوتی ہے۔

یہاں سورہ الانبیاء کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۃ الحج

(پارہ ۱۷۔ رکوع ۸۔ سورۃ الحج رکوع ۱)

مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

انسان کو جب راحت۔ آرام۔ کامیابی ہو۔ تو خوش ہوتا ہے۔ اگر اس خوشی میں اس کی تدبیر دخل ہو۔ تو بہت ہی مغرور ہو جاتا ہے اور دوسرے ناکاموں پر آوازے کستا ہے۔ جب ناکامی ہو جائے۔ نامرادی یہ دیکھے۔ تو اسوقت خدا یاد آتا ہے (اگر خدا کا قائل ہو) ورنہ کلمات کفر زبان سے نکالتا ہے۔ کامیابی میں تکبر۔ ناکامی میں تنزل نہ انسانی فطرۃ کا خاصہ ہے۔ مثنوی میں ایک حکایت ہے کہ ایک متکبر امیر کے کانٹا چبھ گیا۔ اس کو نکالنے کے لئے سر نیچا کرنا پڑا۔ تو اُسے کہا گیا یہ ہے تکبر کی حقیقت۔ کہ ایک کانٹے نے سر جھکا دیا

اتقوا۔ کامیابی میں بھی متقی ہو۔ ناکامی میں بھی خوشی میں بھی تقوی کی حد بندی کو نگاہ رکھو

ان زلزلۃ الساعۃ۔ ایک نہ ایک وقت مصیبت کا آتا ہے اس وقت ماں بچے کو بھول جاتی ہے۔

سکری۔ عشق اور سکر کا لفظ اچھے معنوں میں ہمارے ہاں نہیں آیا۔ نہ قرآن میں عشق کا لفظ ہے۔ صحیح حدیث میں سوالا اس کے معنے ہیں۔

بغیر علم۔ افسوس کہ آجکل کے کالیجٹ اور نئے تعلیم یافتہ مولوی اللہ کی ذات۔ صفات احکام۔ افعال تعلیمات میں بحث کرنے کو تو ہر وقت تلے رہتے ہیں۔ مگر مطلقاً علم قرآن وحدیث سے بے خبر ہوتے ہیں۔

من تولاہ۔ اس گروہ سے جو خدا تعالی سے دور ہے اس سے جو دوستی رکھے۔

نطفۃ۔ تھوڑی سی چیز۔ منی کے جس حصے سے انسان بنتا ہے۔ وہ بدون خوردبین نظر ہی نہیں آتا۔

لنبین لکم۔ تا بیان کریں ہم کہ تم اپنے محافظ خود نہیں۔ بعض بغیر کامل ہوئے گر بھی جاتے ہیں۔ بعض صورت پذیر ہوتے ہیں۔

طفلاً۔ اس حالت میں انسان طفیلی ہی ہوتا ہے۔ نہ خود کھا سکتا ہے نہ پہن سکتا ہے بلکہ کھڑا تک نہیں ہو سکتا۔

یہ تغیرات قیامت کے قیام اور ایک خاص وقت پر نبوت کے ظہور پر دال ہیں۔

یبعث من فی القبور۔ اس میں یہ اشارہ بھی ہے۔ کہ جو کافر ہیں ان میں سے کئی مومن ہونگے

لاھدی۔ اکثر لوگ جو علم پڑھتے ہیں۔ ان میں ۔ ۔ ۔ خشیۃ اللہ ہرگز نہیں ہوتا۔

ولا کتب منیر۔ واعظ بجائے اس کے کہ قرآن وحدیث کا وعظ کریں۔ مضحکات ومبکیات کو وعظ کی روح رواں سمجھتے۔ اور اسی قسم کی حکایتیں یاد کئے ہوتے ہیں۔

ثانی عطفہ۔ اس کے معنے ہیں متکبرا۔ متکبر شخص اپنی گردن کو مروڑ کر بات کرتا ہے ولّٰی مستکبرا کان لم یسمعہ۔ اس کی تفسیر میں ہے۔

۲۶ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع ۹ سورۃ الحج رکوع ۲)

مکہ میں صریح دشمن موجود تھا۔ اور مدینہ طیبہ میں بھی کئی قسم کے دشمن موجود تھے۔ تین یہودیوں کے۔ دو مشرکین کے ایک عیسائیوں کا۔ ساتواں گروہ منافقوں کا۔

یہ سورۃ میرے نزدیک مدنی ہے اور اس میں مخاطب مکہ والے بھی ہیں۔ اسمیں فتح مکہ کا اشارہ ہے اور مأذون ہے سب مخالفین کو۔ پہلے رکوع میں صریح دشمن مخالف تھے دوسرے رکوع میں منافقوں سے خطاب ہے۔

علی حرف۔ مومن وہ ہے جو خوشحالی و تنگ حالی میں خدا کی قضاء پر راضی رہے۔

فان اصابہ آہ۔ یہ طریق منافقوں کا ہے۔

خیر - آرام - بھلائی

ولمن ضرہ اقرب۔ رامپور کی حکایت سنائی کہ ایک شخص اپنے آقا کی خدمت کرتا اور کہتا خدا اور نمازیں بھی دیکھ لیں جو کچھ ہے یہی ہے۔ ایک ماہ خدمت کر چکا۔ ابھی تنخواہ نہ پائی تھی کہ وہ یکدم قتل کیا گیا۔ اسوقت اسے معلوم ہوا کہ یدعون من دون اللہ کا کیا ضرر ہے

لن ینصرہ۔ ہ کا مرجع نبی کریم ہے۔ . . . . ضمیر کا مسئلہ قابل غور ہے۔ نبی کریم کا ذکر نہیں ہو چکا اور ضمیر آگئی۔ فرماتا ہے۔ جو یہ باور کر رہا ہے کہ دنیا میں اس نبی کو مدد نہیں ملے گی۔

فلیمدد بسبب الی السماء۔ اس آیت کے دو معنے کئے گئے ہیں (۱) وہ کوئی ترکیب بنا کر آسمان میں جائے اور محمد رسول اللہ کو جہاں سے نصرت آتی ہے۔ وہاں سے کاٹ دے (یعنی اس کے کوئی طریق نہ ہو سکیگا۔) گویا اس نادان کو سمجھایا ہے۔ کہ آسمانی نصرۃ کو کون روک سکتا ہے۔

(۲) سماء کے معنے چھت کے ہیں۔ جو شخص کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نصرت نہیں ہوگی۔ اُسے چاہیئے۔ کہ چھت میں رسّے لٹکا کر پھانسی لے لے (اور خودکشی کر لے) یہ نصرت تو ضرور آتی ہے۔

والصابئین۔ صابیوں کو صبہ کہتے ہیں۔ ثابت بن قرہ۔ ایک مشہور طبیب ہے انہی میں سے ہے۔ صابیوں کے تین مذہب ہیں۔ تینوں کا اثر مسلمانوں میں دیکھتا ہوں ایک تو تعویذ۔ گنڈے۔ ٹوٹکے اور ستاروں کے سعد نحس کا خیال یا بدوح کا لفظ انہی سے لیا گیا ہے

(۲) صوفیانہ طبیعت رکھتے ہیں۔ معتزلہ و نیاچرہ میں ان کے دلائل پائے جاتے ہیں۔

(۳) ایک انہیں سے اپنے طور پر نماز پڑھنے وضو کرتے ہیں۔ رو بقبلہ بھی ہوتے ہیں لہٰذا وہ بہی ہیں۔ مسلمان نہیں۔

ان اللہ یفعل ما یشاء۔ یہاں کہتے ہیں کہ سجدہ فرض ہے۔ میرے نزدیک بھی ایسا ہی ہے،

کیونکہ پیشگوئی کو بڑے زور سے بیان کیا اور وہ پوری ہوئی۔ آخر طوعاً و کرہاً خدا کے حکم کو ماننا پڑا۔

خصمٰن۔ کافر۔ مومن آگے ان دونوں کا انجام بیان ہوتا ہے۔

ثیاب من نار۔ دنیا میں یہ نار جنگ کے رنگ میں ظاہر ہوئی۔

عذاب الحریق۔ ظاہری رنگ میں ان کے باغات جلائے گئے۔

حضرت علی۔ حضرت حمزہ۔ حضرت معاویہ یہ تین تھے۔ جن کے مقابلہ میں عتبہ۔ شیبہ ولید کھڑے تھے ان کا بیان ہے۔

۲۷ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ سورہ الحج رکوع ۳)

یہ سورۃ فتوحات کے لئے بیان فرمائی۔ اس میں فتح مکہ۔ مدینہ۔ فتح عراق کی طرف اشارہ ہے عرب ایک خش پوش قوم تھی۔ اونٹوں۔ بکریوں۔ گوسپندوں کے بالوں کے کپڑے پہنتے۔ نہ ریشم نہ پشمینہ۔

جنّٰت تجری من تحتھا الانھار۔ اللہ تعالیٰ رسُول کے ذریعہ بشارت دیتا ہے۔ کہ تم عراق عرب ایسے ممالک کے فاتح ہوگے۔ اور بجائے خش پوشی کے ریشم دیا جاویگا۔

یحلّون۔ زیور دئے جائیں گے۔ جنگ میں عورتیں بھی شامل ہوتی تھیں۔ یہ سب چیزیں جن کے پہننے کی تھیں۔ انہی کو پہنائی جائیں۔ گو انعام میں اکثر یہ چیزیں اب بھی مردوں کی ملتی ہیں۔ یہ مطلب نہیں ہوتا کہ مرد پہن لیں۔

سراقہ مالک بن جعشم ایک شخص تھا اس کو رسول اکرم نے فرمایا۔ کہ تجھے کسریٰ کے کڑے دئے جاوینگے۔ اس نے ہاتھ ننگا کر کے کہا کہ ان ہاتھوں میں کڑے ہ فرمایا میں تو دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں اُسے پہنائے گئے۔

الی الطیّب من القول۔ زبان کی شائستگی عرب کو بالخصوص بخشی گئی تھی۔

عرب اپنے مرکز کے لحاظ کبھی مفتوح نہیں ہوئے۔ یونانی باوجودیکہ پنجاب تک پہونچا مگر عرب پر وہ بھی تسلط نہ کر سکا۔ روما کی سلطنت بھی عظیم تھی اور فراعنہ مصر کی بھی۔ لیکن سب کی دستبرد سے محفوظ رہے اور خود ہی فاتح ہوئے۔

طھّر۔ پاک رکھو کسی قسم کی بُت پرستی نہ ہونے پاوے۔

حضرت ابراہیمؑ نے سات دُعائیں کی ہیں (۱) جب عمارت بنائی۔ آپ بیت اللہ کو دُعا کرتے تھے۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک (الٰہی ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لے) ومن ذریتنا اُمّۃ مسلمۃ لک۔ وارنا مناسکنا وتب علینا۔ پھر دُعا کی۔

ربنا وابعث فیھم رسولا منھم - یتلوا علیھم ایاتہ - ویعلمھم الکتب والحکمۃ ویزکیھم۔ کل بنا کعبہ میں سات دعائیں کی ہیں۔ اسواسطے مومن سات دفعہ وہاں طواف کرتا ہے اور یہ دُعائیں کرتا ہے۔ اس مقام کو ڈھونڈتا ہے جہاں یہ دُعائیں قبول ہوئیں

منافع لھم۔ حج کے منافع عجیب درعجیب ہیں۔ انسان جب اپنے وطن میں رہتا ہے تو بوجہ محبت وطن چھوڑ نہیں سکتا۔ مگر جو قومیں گھروں کے چھوڑنے کی عادی ہیں وہ بہت ہی نفع میں رہیں۔ ہمارے امراء بہت سُست ہیں۔